خزینۂ

[illegible]

زندہ خدا

از

ہومر ڈنکن

مترجم

ڈبلیو۔ ڈی چوہدری ایم۔ اے

ناشرین

ایم۔ آئی۔ کے ۳۶ فیروزپور روڈ لاہور

بار ———————— ۱۳

تعداد ———————— ۲ ہزار

ہدیہ ———————— ۵ روپے

سنہ ۱۹۹۸ء

مینیجر ایم-آئی۔کے ۳۶ فیروز پور روڈ، لاہور نے نفیس آرٹ پرنٹرز، لاہور سے
چھپوا کر شائع کیا۔

دیباچہ

بعض اوقات لوگ پوچھتے ہیں کہ "مسیحیت کیا ہے؟ بائبل مقدس کی تعلیم کیا ہے؟ اور یسوع مسیح کون تھا؟"

اس کتابچہ میں ان سوالوں کا اور اسی قسم کے اور بہت سے سوالوں کا جواب دیا گیا ہے۔ بنی نوع انسان کے سامنے دو بنیادی سوال ہیں یعنی گناہ اور ابدی زندگی کا سوال۔ اگر آپ ان دونوں سوالوں کا مخلصانہ، سیدھا سادہ، روح کو مخلصی دینے والا اور اطمینان بخش جواب چاہتے ہیں تو اس کتابچہ کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

ہم یہ کتابچہ اس امید و دعا کے ساتھ شائع کر رہے ہیں کہ یہ بہتوں کی نجات اور خدا کے نزدیک اُن کی مقبولیت کا باعث ہو۔

ناشرین

زندہ خُدا

کیا آپ سچے اور زندہ خُدا کو جاننا چاہتے ہیں؟ کیا آپ دلی اطمینان کے مُتمنّی ہیں؟ کیا آپ گناہوں کی معافی کی تسلّی چاہتے ہیں؟ کیا آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آپ خُدا کے فرزند کیسے بن سکتے ہیں؟ اگر آپ کا جواب "ہاں" میں ہے تو اس کتابچہ کا مطالعہ کیجئے۔ اس سے آپ کو مذکورہ بالا اور کئی دیگر سوالوں کے جواب بھی مل جائیں گے۔

جن حقائق کا اس کتابچہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اُن کی بنیاد ایک دوسری کتاب پر ہے جسے بائبل مقدّس کہتے ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے وسیلے سے خُداوند تعالیٰ نے اپنے آپ کو بنی نوع انسان پر ظاہر کیا ہے۔ بہت سے اسباب ہیں جن کی بنا پر ہم جان سکتے ہیں کہ بائبل مقدّس سچے اور زندہ خُدا کا کلام ہے۔ سب سے پہلے ہم اس حقیقت کو اس وجہ سے جانتے ہیں کہ اس پاک کتاب میں انسانوں کی زندگیاں تبدیل کرنے کیلئے عظیم قدرت

ہے۔ دُنیا کے کونے کونے میں ہزاروں انسانوں کی زندگیاں تبدیل ہوگئی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے بائبل مقدّس کا یا تو مطالعہ کیا ہے یا اس کے پیغام کو سُنا ہے۔ بہت سے گنہگار پاک اور مقدّس ہوگئے ہیں۔ وہ زندگیاں جو کبھی تاریکی اور مایوسی سے گھری ہوئی تھیں۔ اب خُوشی، شادمانی اور اطمینان سے معمُور ہیں۔

ہم بائبل مُقدّس کو خُدا کا کلام اس وجہ سے بھی مانتے ہیں کہ سینکڑوں باتیں جن کی اس کے صفحات میں، ہزاروں سال قبل پیشینگوئی کی گئی تھی، بلعینہٖ اسی طرح وقُوع میں آئی ہیں۔ اگرچہ بائبل مُقدّس ایک ہزار چھ سَو سال کے طویل عرصہ میں تصنیف ہُوئی تاہم اس میں مکمّل ربط، مطابقت اور ہم آہنگی ہے۔ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ یہ خُدا ہی کی ہدایت سے انبیاء کی معرفت وجُود میں آئی ہے۔ خُدا وند تعالیٰ اپنے آپ کو بائبل مُقدّس کے ذریعے سے ظاہر کرتا ہے۔ بائبل مُقدّس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خُدا ابدی رُوح ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ خُدا پاک ہے اور اس کی پاکیزگی بے مثال ہے۔

چونکہ وہ پاک ہے لہذا ضروری ہے کہ وہ تمام گناہوں اور قصُوروں کی سزا دے۔ خُدا قادرِ مُطلق ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں جو وہ نہیں کرسکتا۔ کائنات میں اُسکی قُدرت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ خُداوند تعالیٰ ہر ایک چیز جانتا ہے۔ وہ عالمُ الغیب ہے۔ اُسے ماضی کا خُوب علم ہے۔ وہ زمانۂ حاضرہ کی ہر ایک تفصیل سے مکمل طور پر واقف ہے۔

مستقبل کے ایک ایک واقعہ کو جانتا ہے۔ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ زمین و آسمان پر کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں وہ موجود نہ ہو۔ وہ لاتبدیل ہے۔ وہ اپنی مرضی سے سب کچھ کرتا ہے وہ سراپا محبت ہے محبت اُس کی ذات کا خاصا ہے۔ وہ انسان کو پیار کرتا ہے۔

کیا کبھی فرصت کے لمحوں میں آپ نے سوچا ہے کہ یہ دُنیا کہاں سے آئی ہے؟ کیا آپ نے اس پر بھی کبھی غور کیا ہے کہ سورج، چاند اور ستاروں کو آسمان پر کس نے رکھا ہے؟ کیا آپ نے کبھی اس پر بھی دھیان دیا ہے کہ جس دُنیا میں ہم رہتے ہیں اس میں زندگی کیسے شروع ہوئی؟ اس دُنیا میں انسان کا مقصد کیا ہے اور موت کے بعد اس کا انجام کیا ہوگا؟ دُنیا بھر میں بائبل مُقدس ہی ایک واحد کتاب ہے جو ہمیں ایسے سوالات کا تسلی بخش جواب دیتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انسان ان تمام باتوں کے بارے میں قیاس آرائیاں کر لے لیکن تمام دُنیا میں بائبل مُقدس ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ان باتوں کا معقول جواب دیتی ہے۔

تخلیق کا بیان

بائبل مُقدس بتاتی ہے کہ خُداوند تعالیٰ نے اس دُنیا کو کیسے اور کیوں

پیدا کیا۔ خدا وند نے سورج، چاند اور ستارے بنائے اور انہیں اُنکی اپنی اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ اُس نے فرمایا "ہو جا" اور وہ ہو گیا۔ خدا نے اِنسان کو اپنی صورت پر بنایا۔ اُس نے انسانی جسم کو، جسے اُس نے مٹی سے بنایا، لیا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور انسان جیتی جان ہوا۔ خدا نے پہلی عورت پسلی سے بنائی جو کہ اُس نے آدمؑ کے پہلو سے نکالی تھی۔ خدا نے پہلے آدمی کو آدمؑ اور پہلی عورت کو حوّا کہا۔

کچھ عرصہ آدمؑ اور حوّا ایک خوبصورت باغ بنام عدن میں خوشی اور شادمانی سے زندگی بسر کرتے رہے۔ وہ خدا کی رفاقت میں، جس نے انہیں بنایا تھا مسرور تھے۔ خدا نے انسان کو اپنی تمام مخلوق پر اختیار بخشا۔ آدمؑ اور حوّا اُس خوبصورت باغ کے تمام پھلوں اور پھولوں سے لطف اندوز ہوتے تھے، لیکن خدا نے اُنہیں منع کیا تھا کہ وہ "نیک و بد کی پہچان کے درخت کا" پھل نہ کھائیں اگر انہوں نے ایسا کیا تو وہ مر جائیں گے۔

دشمن ظاہر ہوتا ہے

جب تک ابلیس ظاہر نہ ہوا ہر ایک چیز درست رہی۔ ابلیس خدا اور

انسان کا ایک بہت بڑا دشمن ہے۔ وہ خُدا کے مقاصد میں حائل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اور انسانوں کی رُوحوں کو جہنّم میں دھکیلنے کی جدوجہد کرتا رہتا ہے۔ اُس کی زبردست خواہش ہے کہ انسان خُدا کے اختیار کی بجائے اس کے قبضے میں آجائے تاکہ وہ خُدا سے بغاوت کرتا رہے۔ وہ ایک خوب صُورت سانپ کی شکل میں عورت پر ظاہر ہُوا۔ شیطان کا مقصد یہ تھا کہ انسان خُدا پر ایمان رکھنے اور اُسکی تابعداری کرنے کی بجائے اُس پر ایمان رکھیں اور اسی کی تابعداری کریں۔ اپنے مقصد کو پُورا کرنے کے لیے اُس نے عورت کے دل میں شک کا بیج بو دیا۔ اُس نے عورت سے کہا "کیا واقعی خُدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟" عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں، پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اُس کے پھل کی بابت خُدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اِسے کھانا اور نہ چھُونا ورنہ مرجاؤ گے۔"

شیطان پہلا جھوٹ بولا "تم ہرگز نہ مروگے"۔ اُس نے عورت کے دل میں شک ڈالا کہ خُدا نے اُن سے کچھ اچھّی چیزیں چھپا رکھّی ہیں۔ اُس نے کہا کہ اگر وہ اُس کا شوہر "نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل" کھائیں گے تو اُن کی آنکھیں کھُل جائیں گی اور وہ خُدا کی مانند ہو جائیں گے۔ اور نیک و بد کے جاننے والے بن جائیں گے۔ عورت نے شیطان کی باتوں پر خُوب غور کیا۔ اُس نے دیکھا کہ پھل کھانے کے لیے اچھا اور دیکھنے میں خوشنما تھا۔ علاوہ ازیں اُس نے یقین کر لیا کہ اگر وہ اُس کے پھل میں سے کھائے گی

تو وہ عقل مند ہو جائے گی۔ ایسا کرنے میں اُسے کوئی خطرہ نظر نہ آیا۔ اُس نے سوچا، بھلا دیکھوں کہ کیا ہوتا ہے۔ اُس نے وہ پھل توڑا اور کھایا۔ چونکہ یہ پھل کھانے میں لذیذ تھا اِس لیے اُس نے آدمؔ کو بُلایا اور اُسے بھی پھل کھانے میں شریک کر لیا۔

گُناہ کے نتائج

فوراً ہی آدمؔ اور حوّاؔ نے محسوس کیا کہ وہ ننگے ہیں۔ انہیں ایک دوسرے سے شرم آنے لگی اور اپنی برہنگی کو انجیر کے پتّوں سے ڈھانکنے لگے۔ جب خُدا نے اُنہیں بلایا تو اُنھوں نے اپنے آپ کو درختوں میں چھپا لیا۔ جب خُدا نے اُن سے پوچھا "تُم نے یہ کیا کیا؟" تو آدمؔ نے اپنی بیوی پر الزام لگایا اور اُس نے سانپ پر۔

آدمؔ اور حوّاؔ کا گناہ اِس دُنیا کے تمام غموں اور دکھوں کا آغاز ہے۔ خُدا پاک اور انصاف پسند ہے۔ وہ اُن کے گُناہ سے چشم پوشی نہیں کر سکتا تھا۔ چونکہ خُدا پاک و قدّوس ہے اس لیے لازمی ہے کہ وہ گناہ کی سزا دے۔ چنانچہ اُس نے سانپ پہ لعنت کی کہ وہ پیٹ کے بل چلے اور تمام عُمر مٹی

چاٹے۔ اُس نے عورت پر لعنت کی کہ وہ درد سے بچے جنے۔ اُس نے آدمؑ کے گناہ کی وجہ سے زمین پر لعنت کی۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل ہم تمام زمین پر کانٹے اور اُونٹ کٹارے دیکھتے ہیں۔ ہر ایک کسان اور باغبان خودرو گھاس پھوس کی لعنت سے خوب واقف ہے۔ آدم کے گناہ کے نتائج سے ہم تا حال دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ اب تک انسان اپنے پسینے کی روٹی کھاتا ہے۔ آدمؑ اور حوّاؑ کو باغِ عدنؔ سے نکالا گیا۔ تاکہ وہ حیات کے درخت سے دور رہیں۔

خُدا تعالیٰ کہہ چکا ہے کہ "جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا"۔ بائبل مُقدّس میں مَوت کا لفظ تین مختلف معنوں میں استعمال ہُوا ہے۔

۱۔ **جسمانی مَوت**:۔ انسان کے جسم سے رُوح اور جان کا علیحدہ ہو جانا جسمانی مَوت ہے۔

۲۔ "**دُوسری مَوت**":۔ خُدا سے ہمیشہ کے لیے دُوری۔

۳۔ **روحانی مَوت**:۔ جب خُدا اپنے رُوح کو انسان کی رُوح سے الگ کر لیتا ہے۔ تو روحانی مَوت واقع ہو جاتی ہے۔

جب آدمؑ اور حوّاؑ نے ممنوعہ پھل کھا لیا تو وہ جسمانی طور پر فوراً ہی نہ مرے لیکن جسمانی مَوت اُن کے جسموں میں کام کرنے لگی۔ جیسے کہ آپ کے اور میرے جسم میں کر رہی ہے۔ مگر جونہی انہوں نے ممنوعہ پھل کھایا وہ روحانی طور پر مر گئے۔ خُدا نے اپنا رُوح ان کی روح سے الگ کر لیا۔ آدمؑ اور حوّاؑ کے جو بھی بچے ہوئے وہ رُوحانی زندگی نہیں بلکہ جسمانی زندگی

لیکر پیدا ہوئے۔ اُس دن سے آج تک جو کوئی بھی انسانی باپ سے پیدا ہُوا ہے۔ گری ہوئی اور گناہ آلودہ سرشت کے ساتھ پیدا ہُوا ہے۔ ہم یہ حقیقت نہ صرف اس وجہ سے جانتے ہیں کہ یہ بائبل مُقدس کی شہادت ہے بلکہ انسانی تجربہ بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ انسان نسلی طور پر گنہگار ہے جیسے اُڑنا پرندے کی اور تیرنا مچھلی کی سرشت میں ہے۔ ویسے ہی گناہ کرنا انسان کی سرشت میں ہے۔

بائبل مُقدس ہمیں بتاتی ہے کہ انسان خُدا کو کائنات کے مظاہر کے حوالے سے جانتا تھا۔ لیکن اُس نے اُسکی خدائی کے لائق اس کی تمجید اور شُکرگزاری نہ کی بلکہ وہ اپنے باطل خیالات میں اُلجھ گیا اور غیر فانی خُدا کے جلال کو انسان کی، پرندوں کی اور چوپایوں کی صورت میں بدل ڈالا۔ خُدا نے انسان کو گناہ کرنے کی وجہ سے سزا دی۔ انسان ناراستی، حرامکاری، قتل اور تمام طرح کی بدکاری سے بھرپور ہو گیا لہذا ایسی تمام ناراستی کے خلاف آسمان سے خُدا کا غضب ظاہر ہُوا اور اکثر ہوتا رہتا ہے۔

خُدا کی پاک شریعت کی عدولی گناہ ہے۔ شریعت گناہ کے گھنونے پن کو ظاہر کرتی ہے۔ جب تک کہ ہم اپنے آپ کو انسانی معیار سے ماپتے ہیں تو خیال کرتے ہیں کہ ہم زیادہ بُرے نہیں ہیں۔ لیکن جب خُدا کے معیار سے ناپتے ہیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم نے گناہ کیا ہے اور اُس کے جلال سے محرُوم رہے ہیں۔ ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ غلط اور صحیح کیا ہے؟ اور

کیا ہم خُدا کو خوش کر رہے ہیں یا ناراض؟ خُدا نے اپنے پاک کلام میں ظاہر کر دیا ہے کہ غلط کیا ہے اور صحیح کیا ہے۔ ساڑھے تین ہزار سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے کہ خُدا نے حضرت مُوسیٰ کی معرفت بنی نوعِ انسان کو دس بنیادی احکام دیئے۔ ان دس احکام کا اختصار یُوں ہو سکتا ہے:۔

۱۔ میرے حضُور تُو دوسرے معبودوں کو نہ ماننا۔

۲۔ تُو اپنے لیے کوئی بُت نہ تراشنا۔

۳۔ تُو خُدا کا نام بے فائدہ نہ لینا۔

۴۔ اپنے ماں باپ کی عزّت کرنا۔

۵۔ سبت کو پاک ماننا اور قائم رکھنا۔

۶۔ تُو قتل نہ کرنا۔

۷۔ تُو زنا نہ کرنا۔

۸۔ تُو چوری نہ کرنا۔

۹۔ تُو جھُوٹی گواہی نہ دینا۔

۱۰۔ تُو لالچ نہ کرنا۔

کوئی بھی آدمی جو انسانی باپ سے پیدا ہُوا ہو۔ اس قابل نہیں کہ خُدا کی شریعت کو مکمّل طور پر پورا کر سکے۔ خُدا کے احکام ہر ایک کو مجرم ٹھہراتے ہیں۔ کیونکہ خُدا نے فرمایا ہے "جس نے ساری شریعت پر عمل کیا اور ایک ہی بات میں خطا کی وہ سب باتوں میں قصور وار ٹھہرا"۔ جب کوئی شخص کسی ملک کا قانون توڑتا ہے تو ملک کے حاکم اُسے سزا دیتے ہیں۔

اسی طرح جب کوئی خُدا کے احکام کی عدولی کرے گا تو خُدا اُسے سزا دے گا۔ گناہ کی سزا یقینی ہے۔ بائبل مُقدّس صاف طور پر سکھاتی ہے کہ جن کے گناہ معاف نہیں ہُوئے وہ اب تک آگ اور گندھک کی جھیل میں جلتے رہیں گے۔

کیا تمام انسان مُجرم ٹھہرائے جائیں گے؟ کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں جس سے گنہگار انسان پاک خُدا سے ملاپ کر سکے! اگر خداوند تعالیٰ تمام انسانوں کو پیار کرتا ہے۔ تو کیا وہ کوئی ایسا طریقہ مہیّا نہ کرے گا جس سے وہ بچ جائیں؟ خُداوند کا نام مبارک ہو۔ تمام انسانوں کے لئے اس نے نجات کا راستہ مہیّا کیا ہے۔ وہ "کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے"۔ یہ عجیب نجات، جس کا انتظام خُدا نے کیا ہے، خُداوند یسُوعؔ مسیح میں ہے۔

خُداوند یسُوعؔ مسیح

اِنجیلِ مُقدّس یسُوعؔ مسیح یعنی حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش، اس کی زندگی اور اس کے انجام کا بیان کرتی ہے۔

یسوع مسیح اس دُنیا میں تینتیس ۳۳ برس رہا اور جس سے بھی وہ ملا اس سے بھلائی کرتا رہا۔ اُس نے بیماروں کو اچھا کیا، اندھوں کو دیکھنے اور بہروں کو سُننے کے قابل بنا دیا۔ اُس نے کوڑھیوں کو پاک صاف کیا بلکہ مُردوں کو بھی زندہ کیا۔ وہ پانی پر چلا اور طوفان کو تھما دیا۔ دو موقعوں پر اُس نے تھوڑی روٹیاں اور مچھلیاں لیں۔ اور بڑی بھیڑ کو سیر کیا۔ اُس کے ہونٹوں سے رحمت کے کلمے برستے رہے۔ اُس کی حکمت کی باتیں بلند ترین اخلاقی اصول مانی جاتی ہیں۔ ان سے اچھے اصولوں سے بنی نوع انسان کبھی آشنا ہی نہیں ہوئے۔ اُس کی تمام تر زندگی خُدا کے تابع، اس کی قوّت سے بھرپور اور اس کے حکموں کے مُطابق تھی۔

انسانوں کی بدکاری اُس سے ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے اسکی باتوں اور کاموں کی وجہ سے اُس سے نفرت کی۔ وہ یہودیوں کے پاس بحیثیت اُن کے بادشاہ کے آیا لیکن وہ چلّا اُٹھے "لے جا! لے جا! اُسے مصلوب کر۔ ۔ ۔ ۔ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں"۔ لوگوں نے اُس سے حقارت کی اور اُسے ردّ کر دیا۔ وہ مردِ غمناک اور رنج کا آشنا تھا۔ اُس نے بارہ ۱۲ آدمیوں کو چُنا کہ اُس کے شاگرد بن جائیں۔ ایک نے اُس کا انکار کیا، دوسرے نے اُس سے غداری کی اور اُسے دُشمنوں کے حوالے کر دیا۔ جب وہ تمام دُنیا کے گناہوں کی خاطر جان دینے کو تھا تو اُس کا پسینہ گویا خُون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر ٹپک رہا تھا۔ اُس نے اپنے آسمانی باپ سے دُعا کی "اے میرے باپ! اگر ہو سکے

تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے تو بھی نہ جیسا میں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو۔ اُسے یہودی مذہبی عدالت نے مجرم ٹھہرایا کیونکہ انہیں ڈر تھا کہ کہیں وہ اُن کی جگہ نہ لے لے۔ اُس پر پنطُس پیلاطُس کی عدالت میں، جو رومی گورنر تھا۔ جھوٹا مقدمہ چلایا گیا۔

لوگوں نے اُس کے مُنہ پر تھُوکا، اُس کے بدن سے کپڑے اُتارے، اُس کی پیٹھ پر کوڑے لگائے اور اس کے سر پہ کانٹوں کا تاج پہنایا۔ آخر میں انہوں نے اُسے ایک صلیب پر لٹکا دیا۔ اس کے ہاتھوں اور پاؤں میں کیل ٹھونکے گئے۔ جب بھیڑ اُس کا ٹھٹھا اڑا رہی تھی اور اُسکی تذلیل کر رہی تھی۔ تو اُس نے دُعا کی "اے باپ! ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں"۔ جب اُس کی نسوں سے زندگی کا خون بہہ رہا تھا تو وہ پکار اُٹھا "میں پیاسا ہوں" انہوں نے اُسے پت ملی مے پینے کو دی۔ سورج اُس خوفناک منظر کی تاب نہ لا سکا اور اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور تمام ملک پر اندھیرا چھا گیا۔ یسوع مسیح نے چلّا کر کہا "تمام ہوا" "اے باپ! میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں"۔ یہ کہہ کر اُس نے جان دے دی۔ اُسکی لاش مہین چادر میں بڑی احتیاط سے لپیٹی گئی اور اُسے ایک ایسی قبر میں رکھا گیا جہاں پہلے کبھی کوئی دوسرا انسان نہ رکھا گیا تھا۔ اپنی موت سے پہلے یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا تھا۔ کہ جب قبر میں تین دن رہ چکے گا تو وہ مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ یہودیوں کو معلوم تھا کہ یسوع مسیح نے اپنے

شاگردوں کو یہ بات کہی تھی۔ لہٰذا انہیں ڈر تھا کہ کہیں اُس کے شاگرد اُس کی لاش کو چُرا نہ لے جائیں اور دعویٰ کر دیں کہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ اس امر کے سدّباب کے لیے انہوں نے رُومی گورنر پنطُس پیلاطُس سے اُس پتھر کو جو کہ قبر کے مُنہ پر رکھا ہُوا تھا مُہر لگوا دی اور رُومی سپاہیوں کا پہرا لگوا دیا تاکہ کوئی کسی طرح سے قبر پر دست اندازی نہ کر سکے۔

ہفتے کے پہلے دن پَو پھٹنے سے پہلے کچھ عورتیں اُسکی قبر پر آئیں تاکہ اُسکی لاش پر خوشبو دار چیزیں ملیں اِنہوں نے دیکھا کہ قبر سے پتھر لُڑھکا ہُوا ہے۔ عورتیں دوڑیں اور جو کچھ دیکھا تھا شاگردوں کو جا کر بتایا۔ اُس کے دو شاگرد پطرس اور یوحنّا دوڑ کر قبر پر آئے تاکہ دیکھیں کہ کیا ہُوا ہے۔ یوحنّا پہلے تو پہنچ گیا مگر قبر کے اندر جانے سے جھجکا لیکن پطرس قبر میں گیا اور کیا دیکھا کہ وہ کپڑے جن میں یسُوع مسیح لپٹا ہُوا تھا خالی ہیں۔ یہودی رواج کے مطابق یسوع مسیح کی لاش لمبے لمبے کپڑوں میں پیچ در پیچ لپیٹی ہُوئی تھی۔ کفن کھُلا ہُوا نہ تھا۔ بلکہ جیسے کہ مسیح کے جسم پر لپٹا ہُوا تھا ویسے کا ویسا ہی پڑا ہُوا تھا۔ مسیح کی لاش اُس میں سے نکل چکی تھی۔ اور کفن ایک خالی خول کی طرح پڑا تھا۔

شاگرد حیران و پریشان ہو کر چلے گئے۔ اُن کو اب تک معلوم نہ تھا کہ کیا ہُوا ہے۔ مریم مگدلینی ایک عورت تھی جس میں سے مسیح نے سات بَد رُوحیں نکالی تھیں۔ جب دوسری عورتیں چلی گئیں تو وہ باغ میں کھڑی قبر کے پاس رو رہی تھی۔ اُس نے ایک آدمی کو دیکھا جسے اُس نے مالی خیال کیا لیکن

حقیقت میں وہ مسیح تھا۔ عورت نے کہا "میاں اگر تو نے اُس کو یہاں سے اٹھایا ہو تو مجھے بتا دے کہ کہاں رکھا ہے" تاکہ میں اُسے لے جاؤں۔ یسوعؔ نے اُس سے کہا مریم! اُس نے مڑکر کہا ربّونی یعنی اے اُستاد! یسوعؔ نے اُس سے کہا مجھے نہ چھو کیونکہ میں اب تک باپ کے پاس اوپر نہیں گیا۔ لیکن میرے بھائیوں کے پاس جاکر اُن سے کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں"۔ مریمؔ مگدلینی نے آکر شاگردوں کو بتایا کہ اُس نے خداوند کو دیکھا ہے اور اس نے اُسے یہ باتیں بتائیں۔

اُس دن دوپہر کے بعد دو شاگرد یروشلیم کے نزدیک ایک دیہاتی سڑک پر اپنے گھر جا رہے تھے۔ چلتے چلتے وہ ان واقعات کی بابت گفتگو کر رہے تھے۔ جو گذشتہ دو تین دن میں وقوع میں آئے تھے۔ مسیح اُن کے نزدیک آکر اُن کے ساتھ چلنے لگا۔ لیکن انہوں نے اُسے نہ پہچانا۔ جب وہ جا رہے تھے تو مسیح نے انہیں اپنے متعلق تمام نوشتوں میں سے سب باتیں تفصیل سے سمجھا دیں۔ جب وہ اپنے گھر پہنچے تو انہوں نے اُس اجنبی کو اندر آنے اور اُن کے ساتھ کھانا کھانے کی دعوت دی۔ اس نے دعوت قبول کرلی۔ جب اُس نے روٹی توڑی تب اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے پہچان لیا کہ وہ خداوند مسیح تھا۔ اُسی لمحے وہ اُن کی آنکھوں سے اوجھل ہوگیا۔ وہ فوراً یروشلیم کو واپس جانے کے لیے تیار ہوئے تاکہ دوسرے شاگردوں کو بتائیں کہ انہوں نے کیا کچھ دیکھا ہے۔ جب وہ یروشلیم واپس

پہنچے تو سب شاگردوں کو اکٹھے پایا۔ جب وہ یسوع مسیح سے ملنے کے بارے میں بتا رہے تھے تو یسوع خود اُن کے درمیان آکھڑا ہُوا۔ اُس نے کہا "تمہاری سلامتی ہو" لیکن وہ ڈر گئے۔ اور خیال کیا کہ وہ کسی رُوح کو دیکھ رہے ہیں یسوع مسیح نے اُنہیں اپنے ہاتھوں اور پہلو کے زخم دکھائے۔ اُس نے کچھ بھُنی ہُوئی مچھلی کھائی اور پاک نوشتوں میں سے اُنہیں اپنے متعلق سکھایا۔

ایک شاگرد بنام توما حاضر نہ تھا۔ جب دوسرے شاگرد توما سے ملے تو اُنہوں نے کہا کہ "ہم نے خداوند کو دیکھا ہے"۔ لیکن توما نے کچھ ایسی بات کہی۔ "تم لوگ جذبات کی رَو میں بہہ رہے ہو۔ یہ محض تمہارا وہم ہے۔ میں جب تک اُس کے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان نہ دیکھ لُوں اور اُس کے پہلو کے زخم میں اپنا ہاتھ نہ ڈال لُوں ہرگز یقین نہ کروں گا۔"

ایک ہفتے کے بعد شاگرد پھر اکٹھے تھے۔ اُس مرتبہ توما بھی اُن کے ہمراہ تھا۔ یہودیوں کے ڈر سے دروازے بند اور تالے لگے ہُوئے تھے یسوع مسیح پھر اُن کے درمیان آکھڑا ہُوا اور کہا "تمہاری سلامتی ہو"۔ اُس نے توما سے کہا "میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ۔"

پولس رسُول ہمیں بتاتا ہے کہ بعد ازاں یسوع مسیح بیک وقت پانچ سَو سے زیادہ شاگردوں کو دکھائی دیا۔ وہ پولس کو بھی دمشق کی راہ پر دکھائی دیا۔ رسُولوں کے اعمال میں مقدس لوقا بتاتا ہے کہ "اُس نے دُکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کیا۔"

یسوع مسیح کی موت اور مُردوں میں سے جی اُٹھنا انجیلِ جلیل کا مرکزی پیغام ہے "مسیح کتاب مُقدّس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے مُوا اور دفن ہُوا۔ اور تیسرے دن کتاب مُقدّس کے مُطابق جی اُٹھا" وہ ہمارے گناہوں کے لیے حوالہ کر دیا گیا۔ اور ہم کو راستباز ٹھہرانے کے لیے جلایا گیا۔"

صلیب سے کیا حاصل ہُوا؟

مسیح کی صلیبی مَوت نے انسان کی سمجھ سے کہیں زیادہ اثر کیا۔ صلیب پر جان دے کر مسیح نے اپنی قربانی سے تمام گُناہوں کو مِٹا دیا۔ وہ تمام دُنیا کے گُناہوں کے لئے مُوا۔ وہ ہر ایک انسان کے گُناہوں کے لئے مُوا۔ "مسیح نے بھی یعنی راستباز نے ناراستوں کے لئے گُناہوں کے باعث ایک بار دُکھ اٹھایا تاکہ ہم کو خُدا کے پاس پہنچائے۔ کلامِ مُقدّس کی گواہی ہے کہ اُس کی مَوت کے باعث ہمارے گُناہ گویا خُدا کی پُشت کے پیچھے پھینک دیئے گئے ہیں۔ وہ گویا گہرے سمندر کی تہہ میں ڈبوئے جا چکے ہیں۔ وہ اتنے دُور پھینکے گئے ہیں جتنا کہ مشرق سے مغرب دُور ہے۔ لہٰذا خُداوند فرماتا ہے "میں اُن کے گ

کو یاد نہ کروں گا۔"

وہ ہماری خاطر گناہ کی قربانی ٹھہرایا گیا۔ چونکہ پاک خُدا گناہ کو نہیں دیکھ سکتا۔ لہٰذا اُس ہولناک وقت میں خدا نے اُسے چھوڑ دیا۔ اس کے دکھوں کا یہ سب سے تاریک لمحہ تھا۔ چنانچہ اُس نے چلّا کر کہا "اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" دم توڑتے وقت مسیح نے چلّا کر کہا۔ "تمام ہوا"۔ اُس کا یہ مطلب ہے کہ پورا پورا حساب بیباک ہو گیا۔ اُس نے تمام دنیا کے گناہوں کا قرضہ ادا کر دیا۔ چونکہ مسیح نے ہماری خاطر یہ کر دیا ہے۔ لہٰذا ہم گناہوں کی معافی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے گناہ معاف ہونے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم اُس معافی کی پیش کش کو قبول کریں جو اُس کے قیمتی خون کے ذریعے ہمارے واسطے مہیّا کی گئی ہے۔

جب حاکم کسی مجرم کو معاف کر دے تو مجرم کے لیے دو صورتیں ہیں۔ یا تو وہ معافی کو قبول کرے یا اپنے جرم کی سزا بھگتے۔ ہم بحیثیت گنہگار ہونے کے پاک خدا کے حضور ایسی ہی حالت میں ہیں۔ یا تو ہم معافی کو قبول کریں یا اپنے گناہوں کی سزا بھگتیں۔

رسولی کلیسیا کے ایّام میں دنیا کے بہت سے حصّوں میں نجات کی خوشخبری پھیلانے کیلئے خدا نے پولس رسول کو زبردست طریقہ سے استعمال کیا۔ پولس رسول نے اپنا پہلا بڑا تبلیغی دورہ اُن لوگوں میں کیا جن کو آج کل ترک قوم کہتے ہیں۔ جب وہ پسدیہ کے انطاکیہ میں آیا تو اُس نے تعلیم دی کہ یسوع مسیح کے وسیلے سے تمام ایماندار راستباز ٹھہر سکتے ہیں۔

جب خُدا ایک مجُرم کو راستباز ٹھہرا دے تو وہ کیسے عادل ہو سکتا ہے۔ خُدا کسی انسان کو محض اس بنا پر راستباز ٹھہرا دے کہ وہ اُن سے پیار کرتا ہے تو وہ پاک اور عادل خُدا نہیں ہو سکتا۔ ضروری ہے کہ گناہ کی سزا بھگتی جائے۔ جب یسُوع مسیح کلوری کے مقام پر صلیبی موت مرا تو اُس نے قدوس خُدا کے عدل کے تقاضا کو کُلی طور پر پُورا کر دیا۔ یسُوع مسیح کی کفّارے کی موت سے، خُدا دُنیا کے بد ترین گنہگار کو راستباز ٹھہرانے کے قابل ہو گیا ہے۔ لہٰذا انسان کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کی بدولت بے گناہ یا راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔ جو کچھ کلوری کی صلیب نے اس کے لئے کیا ہے وہ صرف اُسی پر ایمان رکھ کر وہ راستباز ٹھہر سکتا ہے۔

جب حضرت آدم اور حوّا نے خُدا تعالیٰ کی حکم عدولی کی تو وہ خُدا کے دُشمن بن گئے۔ اس حکم عدولی کی وجہ سے اُن کی سرشت میں گناہ سرایت کر گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اُن کے بچّے بھی گناہ آلود سیرت کے ساتھ پیدا ہوئے۔ ہم میں سے ہر ایک اُس گناہ آلود سیرت سے پیدا ہُوا ہے۔ لہٰذا خُدا سے ہماری دُشمنی ہے۔ اپنے گناہ کی وجہ سے ہم خُدا سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ ہمارا گناہ سے بھرپور دل ہمیں مجُرم ٹھہراتا ہے اور ہم اُس کے پاس آنے سے ڈرتے ہیں۔ جب یسُوع مسیح صلیب پر مرا تو خُدا نے اُس میں ہو کر اپنے ساتھ دُنیا کا میل ملاپ کر لیا۔ اسی ملاپ کی بدولت ہم اب یسُوع مسیح کے وسیلہ سے خُدا سے صلح کر سکتے ہیں۔

یسُوع مسیح ہمارا مخلصی دینے والا ہے۔ اُس نے اپنے خُون سے

ہمیں گُناہ کے قبضہ سے خرید کر مخلصی دلائی ہے۔ یسُوع مسیح ایک عظیم مخلصی دینے والا ہے۔ وہ ہمیں مَوت کے ڈر سے رہائی دلا سکتا ہے۔ کیونکہ جب وہ ہماری خاطر صلیب پر مُوا تو اُس نے مَوت کا ڈنگ نکال دیا۔ صلیب پر خُدا کی محبّت ظاہر ہوئی۔ جب خدا نے تمام انسانوں کے گناہوں کے بدلے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا۔ تو اُس نے اپنی محبّت کا مکمّل ثبوت دیا۔ یسُوع مسیح نے ہماری خاطر اپنی جان دے کر ہمارے لیے اپنی محبّت کا اظہار کیا۔

ہماری ضرُوریات اور خُدا کا انتظام

اس دُنیا میں ہر ایک انسان کو دو بڑی روحانی ضروریات ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ اُس کے گناہ معاف ہو جائیں اور دوسری یہ کہ وہ ابدی زندگی حاصل کرے۔ یہ دونوں ضروریات یسُوع مسیح میں بخوبی پوری ہو جاتی ہیں۔ وہ ایک کامل منجّی ہے۔ چونکہ وہ ہر ایک انسان کے گنُاہوں کے لئے مُوا ہے اسلئے

خُدا بدترین گنُاہ گار کو بھی معاف کر سکتا ہے۔ جب وُہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس نے زندگی کا مالک ہونے کا ثبوت دیا۔ جب ہم ایمان سے اُسے اپنا مالک اور نجات دہندہ قبول کر لیتے ہیں۔ تو ہمیں ہمیشہ کی زندگی مل جاتی ہے۔ اس پر ایمان لانے سے ہمیں زندگی ملتی ہے۔

جب یسوُع مسیح اس دُنیا میں تھا تو ایک نیک، با اخلاق اور دیندار آدمی بنام نیکدیمس رات کو اُس کو ملنے آیا۔ اس نے اُس سے کہا "اے ربّی، ہم جانتے ہیں کہ تُو خُدا کی طرف سے اُستاد ہو کر آیا ہے کیونکہ جو معجزے تُو دکھاتا ہے کوئی شخص نہیں دکھا سکتا۔ جب تک خُدا اُس کے ساتھ نہ ہو۔" یسوُع مسیح نیکدُیمس کی خوشامد سے متاثر نہ ہُوا بلکہ اُس سے کہا "جب تک کوئی نئے سِرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔" اگرچہ نیکدُیمس اعلیٰ درجے کا تعلیم یافتہ تھا۔ تو بھی وہ نہ سمجھا کہ نئے سِرے سے پیدا ہونے کا کیا مطلب ہے۔ یسوُع مسیح نے نیکدُیمس کو نئے سِرے سے پیدا ہونے کا مطلب سمجھانے کے لئے بنی اسرائیل کا ایک تجربہ بیان کیا۔ خُدا کے لوگوں نے بیابان میں گھومتے وقت اُس سے بغاوت کی تھی۔ لہٰذا اُس نے سزا کے طور پر زہریلے سانپوں کو اُن کے ڈیروں میں بھیج دیا۔ لوگ ہر طرف مَر رہے تھے۔ تب وہ اپنے رہبر موسیٰ کے پاس آئے اور مِنّت کی کہ وہ دُعا کرے کہ خُدا سانپوں کو اُن کے درمیان میں سے دفع کر دے۔ جب موسیٰ نے دُعا کی تو خُدا نے فرمایا کہ وہ ایک پیتل کا سانپ بنائے۔ اور ایک بانس کے سِرے پر لگا کر لشکر گاہ کے درمیان گاڑ دے۔

خُدا نے وعدہ کیا کہ اگر کوئی پیتل کے سانپ پر نگاہ کرے گا تو شفا پائے گا۔ موسیٰ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ خُدا نے حکم دیا تھا۔ لیکن کچھ لوگوں نے اُسے حماقت خیال کیا اور اُس پر نگاہ کرنے سے انکار کر دیا۔ بعض اپنے علاج سے شفا پانے کی کوشش میں لگے رہے۔ لیکن وہ مر گئے۔ بعض نے سادہ ایمان سے خُدا کی فرمانبرداری کی اور "ایسا ہُوا کہ جس جس سانپ کے ڈسے ہُوئے آدمی نے اُس پیتل کے سانپ پر نگاہ کی وہ جیتا بچ گیا۔"

یسُوع مسیح نے نیکدیمُس سے کہا کہ جس طرح بنی اسرائیل نے سانپ کے ڈسنے سے شفا پائی تھی، اسی طرح ہمیں بھی اپنے گناہوں کے مرض سے شفا پانی ہے۔ یسُوع مسیح تمام دُنیا کے گناہوں کی خاطر صلیب پر چڑھایا گیا۔ جب ہم ایمان سے اس پر نگاہ ڈالتے ہیں اور اُسے اپنی جگہ مرتے دیکھتے ہیں، تو ہم خُدا کے گھرانے میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب ہم یسُوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرتے ہیں۔ تو وہ بھی ہمیں قبول کرتا ہے! وہ ایک عجیب اور کامل نجات دہندہ کی ذمہ داری اٹھا لیتا ہے۔ لیکن اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ جب ہم اس کو قبول کرتے ہیں تو پولس رسول کے الفاظ میں "اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔" یعنی وہ ہماری زندگی کا مرکز بن جاتا ہے۔ یسُوع مسیح صرف نجات دینے والا ہی نہیں بلکہ خُداوند بھی ہے۔ لہذا چاہیئے کہ ہم اُس کو اپنی زندگی کا مالک بنا کر اُس کی عزت کریں۔

دُنیا کے ہر ایک حصے میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو کہ مسیح کو فوراً قبول

کرنے کا دم بھرتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو مسیحی تو کہتے ہیں مگر چونکہ وہ اپنی زندگی سے مُردوں میں سے جی اُٹھے مسیح کی قدرت کو ظاہر نہیں کرتے لہذا اُس کے نام کو بے عزت کرتے ہیں۔

ایمان سے راستباز ٹھہرایا جانا

بائبل مُقدس ہمیں بتاتی ہے کہ ہم ایمان سے راستباز ٹھہرتے ہیں۔ ایمان کیا شے ہے؟ ہر روز ہم دُنیوی چیزوں میں سینکڑوں مرتبہ ایمان سے کام لیتے ہیں۔ جب ہم بس یا گاڑی پر سوار ہوتے ہیں تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اعتماد ہوتا ہے کہ بس یا گاڑی ہمیں منزلِ مقصود پر لے جائیگی۔ چلنے پھرنے میں بھی ایمان پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جب ہم چلتے ہیں تو ہم اپنے جسم کو آگے کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور ہمیں ایمان یا یقین ہوتا ہے کہ ہماری ٹانگیں ہمارے جسم کو سنبھالیں گی۔ جب ہم کرسی پر بیٹھتے ہیں تو یہ بھی ایمان کی بات ہے کہ ہمیں یقین ہوتا ہے کہ کرسی ہمیں اُٹھائے رکھے گی۔

میں آپ کو ایک سچی کہانی بتاتا ہوں۔ جو کہ بچانے والے ایمان کو واضح کرتی ہے۔ بہت سے سال گزرے ایک شخص نے اعلان کیا کہ وہ

ایک تنے ہوئے رسّے پر بائیسکل چلائے گا۔ جو ایک اونچی آبشار کے آر پار بندھا ہوگا۔ مقرّرہ دن پر، اس قابلِ دیدہ نظارہ کو دیکھنے کے لیے لوگ دُور دُور سے آئے۔ ہر ایک کو معلوم تھا کہ اگر اس شخص نے ذرا سی خطا کی تو وہ ڈوب کر مر جائیگا۔ لوگ دیکھ رہے تھے کہ وہ کس طرح بڑی احتیاط سے اپنی سائیکل کو رسّی پر رکھ رہا تھا۔ جب سائیکل دھیرے دھیرے آگے بڑھنے لگی تو وہ اس پر جھُولنے لگا۔ اور خوفناک آبشار کے اُوپر اپنا سفر شروع کر دیا۔ لوگ دم بخود رہ گئے۔ وہ سلامتی سے دُوسری طرف پہنچ گیا، سائیکل کا رُخ بدلا اور نقطۂ آغاز پر واپس آگیا۔ اُس نے کئی مرتبہ آگے اور پیچھے فاصلہ طے کیا۔ ہر موقع پر بھیڑ نے تحسین و آفرین کے نعرے لگائے۔ پھر اُس نے بھیڑ سے پوچھا "آپ کا خیال ہے کہ مَیں اپنی پشت پر اس آبشار کے آر پار ایک آدمی کو لے جا سکتا ہُوں؟" بھیڑ نے کہا ہمارا ایمان ہے کہ آپ لے جا سکتے ہیں۔" پھر اُس نے پُوچھا "آپ میں سے کون میری پیٹھ پر سوار ہونے کو تیار ہے؟" اب مجمع پر خاموشی طاری ہوگئی۔ لوگ خوف سے پیچھے ہٹ گئے۔ پھر ایک آدمی یہ کہتے ہُوئے بھیڑ سے آگے بڑھا "میں آپکی پیٹھ پر سوار ہونے کو تیار ہوں"۔

غور کیجئے کہ تمام مجمع نے کہا تھا کہ "ہمارا ایمان ہے کہ آپ ایک آدمی کو آبشار کے آر پار لے جا سکتے ہیں" لیکن صرف ایک آدمی نے حقیقت میں پار جانے کی رضامندی ظاہر کی۔ صرف اُسی آدمی کا حقیقی ایمان تھا۔ ہر جگہ لوگ خُدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہاں شیاطین بھی ایمان رکھتے اور کانپتے ہیں۔

بہت سے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ مسیح اُن کے گناہوں کی خاطر صلیب پر مُوا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ لیکن پھر بھی نجات سے محروم ہیں۔ اُن کا ایمان صرف دماغی ہے اور ابھی تک اُن کے دل پر کچھ اثر نہیں ہُوا۔ اُنہوں نے اپنے آپ کو پُورے طور پر خداوند کے رحم وکرم پر کبھی نہ چھوڑا۔ جب آپ روزِ عدالت کو خُدا کے حضور کھڑے ہوں گے تو آپ یہ نہیں کہہ سکیں گے "مجھے اس کا علم نہ تھا۔ مجھے اس کے بارے میں کبھی کسی نے نہیں بتایا" کیونکہ اس کتابچے کو پڑھکر آپ کو نجات کا راستہ دکھایا جا چکا ہے۔ خُدا انسانوں کی عدالت اُس روشنی اور علم کے مطابق کرتا ہے جو ان کو مل چُکا ہو۔ اگر آپ مسیح کے پاس آنے سے انکار کریں گے تو آپ اسکے جواب دہ ہوں گے۔ آپکا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو زندگی کی راہ تو جانتے تھے مگر اُسے ردّ کر دیا ہے۔ کاش کہ آپ یسوعؔ مسیح کو اپنا مالک اور نجات دہندہ قبول کریں۔

دیکھو یہ نجات کا دن ہے

اگر آپ مسیح کے پاس نہیں آئے تو اس کا کیا سبب ہے؟ نہیں سبب

نہیں مجھے یہ کہنا چاہیئے کہ مسیح کے پاس نہ آنے کا آپ کے پاس کیا بہانہ ہے؟ میں یہ اس لئے کہتا ہوں کیونکہ خدا کی محبت کے عجیب تحفے کو قبول نہ کرنے کا کوئی معقول سبب نہیں، جو انسان پیش کر سکے۔ لیکن ہمارے تمام بہانوں کا خدا کے پاس جواب ہے۔

شاید آپ کہتے ہوں "میں نجات حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن میں اُسے سمجھ نہیں سکتا"۔ نجات کو سمجھنا اچھی بات ہے لیکن ہم اس کو سمجھنے سے نہیں بلکہ ایمان سے حاصل کرتے ہیں۔ اگر آپ، یہ کہیں کہ "میں اُسے سمجھتا نہیں، لہٰذا میں ایمان نہیں رکھوں گا" تو آپ ہرگز نہیں بچ سکیں گے۔ لیکن اگر ایمان لائیں اور یقین کر لیں تو خدا وند آپ کو سمجھ بھی عطا کرے گا۔ فرض کریں کہ ہمارے سامنے دسترخوان چنا ہُوا ہے۔ اُس کے بارے میں بہت کچھ ہے جو کہ ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ ہم پوری طرح نہیں سمجھتے کہ بیج جو زمین میں بویا جاتا ہے اور جسکو ہم کھا کر اپنی زندگی کی پرورش کر سکتے ہیں پودا کیسے بن جاتا ہے۔ ہم یہ بات بھی پوری طرح نہیں سمجھتے کہ جو خوراک ہم کھاتے ہیں وہ ہمارے جسم کا حصّہ کیسے بن جاتی ہے۔ اگرچہ ہم پانی کے کیمیائی جزدیات کو سمجھتے ہیں، تو بھی ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ہماری پیاس کو کیسے بجھاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم پانی ہر روز استعمال کرتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ریڈیو کیسے چلتا ہے لیکن ہم اس کو سُنکر لطف ضرور اُٹھاتے ہیں۔

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ انسان

کا ایمان کیا ہے، بڑی بات یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان میں مخلص ہو، کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ لوگ رُوحانی اور ابدی چیزوں کے بارے میں اس طرح سوچتے ہیں۔ حالانکہ دُنیوی باتوں کو اس ڈھب پر سوچنے کی حماقت کو خوب جانتے ہیں اگر ہم کسی دُور دراز شہر کے سفر پر جا رہے ہوں تو یہ انتہا درجے کی بیوقوفی ہوگی کہ کسی بھی سمت چل پڑیں اور یہ کہہ دیں کہ یہ کوئی بات نہیں کہ ہم کس طرف جائیں ہمیں صرف مخلص ہونا چاہیئے۔ بہت سے لوگ زہر پی کر اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے حالانکہ ان کا خیال تھا کہ وُہ دوا پی رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر رہے تھے وہ اس میں بالکل مخلص تھے لیکن وہ غلطی پر تھے۔

بہت سے لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ ہم اتنے نیک ہیں کہ ہمیں نجات کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ اس غلط فہمی میں اس لئے مبتلا ہیں کہ وہ خُدا کے معیار سے مقابلہ کرنے کی بجائے اپنا مقابلہ گرد و نواح کے لوگوں سے کرتے ہیں۔ چونکہ اُن کی زندگی دوسرے لوگوں سے قدرے بہتر ہے لہذا وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ضرور بہشت میں جائیں گے۔ بعض دفعہ وہ اپنا مقابلہ کمزور مسیحیوں سے کرتے ہیں جو کہ بہت سی غلطیاں کرتے ہیں۔ انسانی نقطۂ نظر سے کچھ آدمی دُوسروں سے بہتر ہیں۔ اور کچھ دُوسروں سے بُرے ہیں لیکن خُدا کی نظر میں سب نے گناہ کیا ہے اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں۔ خُدا کا فتویٰ یہ ہے کہ ہر ایک انسان گنہگار ہے۔ لیکن پھر بھی وہ اس پر رحم کرنا چاہتا ہے۔

کئی لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ وُہ اتنے بُرے ہیں کہ وہ بچ ہی نہیں

سکتے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ بہت سے سنگین جرائم کے مرتکب ہوں لیکن اُنہوں نے جتنے بھی گناہ کئے ہوں اُن سب کے لئے مسیح صلیب پر مُوا۔ اگر وہ اپنے گنُاہوں سے توبہ کریں گے اور خُداوند مسیح پر ایمان لائیں گے تو وہ بھی بچ سکتے ہیں۔ کیونکہ مسیح گنہگاروں کو بچانے کے لئے اس دُنیا میں آیا وہ راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بُلانے آیا۔ خُدا اپنی محبّت کی خوُبی ہم پر یوُں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے۔ تو مسیح ہماری خاطر مُوا۔"

شائد آپ کہیں گے کہ "جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں مجھے اسکی ضرورت نہیں کیونکہ میرے پاس میرا مذہب ہے"۔ مذہب اُس کوشش کا نام ہے جس سے انسان خُدا کے حضوُر مقبوُل ٹھہرنے کی جدوجہد کرتا ہے۔ دُنیا میں اس رنگ کے سینکڑوں مذاہب ہیں۔ مسیحی اعتقاد کے سوا تمام مذاہب یہ کہتے ہیں کہ نجات حاصل کرنے کے لئے انسان کو جدوجہد کرنی چاہیئے۔ بعض آدمی اپنے دیوتا کو خوُش کرنے کے لیے دُعائیں مانگتے ہیں۔ یاترا یا حج کرتے ہیں، چراغاں کرتے ہیں، قربانیاں دیتے ہیں، متبرک دریاؤں میں اشنان کرتے ہیں، دُعائیہ پہیّہ گھماتے[1] ہیں، خاص قسم کے کپڑے پہنتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، اپنے جسم کے بعض اعضا کو کاٹ ڈالتے

---

[1] پہیّے پر دُعائیں لکھی ہوتی ہیں جو پہیّے کے گھمانے سے یکے بعد دیگرے سامنے آتی رہتی ہیں۔ تبت کے بُدھ مّتی اِسے ادائے عبادت و دُعا سمجھتے ہیں۔

ہیں ۔ یہاں تک کہ اپنے بچوں کی قربانی دے دیتے ہیں ۔

جو بھی نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے وہ رُوحانی طور پر اندھے ہیں ۔
مذہب انسان کو خوف و ہراس کے ذریعے سے غلامی میں رکھتا ہے ۔
بائبل مُقدّس فرماتی ہے کہ "تم سچائی سے واقف ہو گئے اور سچّائی تم کو آزاد کرے گی"۔ سچائی روشنی سے خالف نہیں ہوگی ۔ یہ جستجو اور تلاش کو دعوت دیتی ہے لیکن دیگر مذاہب کے رہبر اپنے پیروکاروں کو بائبل مُقدّس اور مسیحی ادب کو پڑھنے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

ضروری ہے کہ ہر انسان اپنے آپ سے پُوچھے کہ "میرے مذہب نے میرے لئے کیا کیا ہے ؟ کیا اُس نے مجھے ابدی زندگی دے دی ہے ؟ کیا اُس نے خدا سے میری صُلح کرا دی ہے ؟ کیا اُس نے مجھے نجات کی تسلی دے دی ہے ؟ کیا میرا مذہب اتنا مُؤثر ہے کہ اس نے میری زندگی تبدیل کر دی ہے ؟ کیا دوسرے دیکھ سکتے ہیں کہ میری زندگی تبدیل ہو چکی ہے ؟" اگر آپ ان سوالات کا جواب "ہاں" میں نہیں دے سکتے تو آپ کے لئے یہی بہتر ہے کہ خُدا کے صحیح راستہ کو ڈھونڈنے میں لگ جائیں ۔
جس زندگی کے باعث مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ، وُہی زندگی وہ ایماندار کو دیتا ہے ۔ اُس کے باعث وہ اُسے خُدا کے منشا کے مطابق بننے کی توفیق بخشتا ہے ۔ شاید آپ کہیں کہ "میں مسیحی بننا چاہتا ہوں لیکن مجھے معلوم ہے کہ میں مسیحی زندگی بسر کرنے سے قاصر رہوں گا"۔ میرے دوست آپ ٹھیک کہتے ہیں ۔ آپ مسیحی زندگی بسر نہیں کر سکتے ۔ میں بھی مسیحی زندگی

نہیں گزار سکتا ۔ زیادہ سے زیادہ جو انسان کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک گھٹیہ سی نقلی مسیحی زندگی بسر کرے ۔ اس کا راز یہ ہے کہ ہم مسیحی زندگی اپنے بل بوتے پر نہیں گزار سکتے ۔ وُہی مسیح جو ہمیں بچانے کے لئے صلیب پر مُوا اب ایمان کے ذریعے سے ہر ایک ایماندار کے دل میں رہتا ہے ۔ ہم تب ہی مسیحی زندگی بسر کر سکتے ہیں جب مسیح کو اپنے اندر بسنے اور اپنے ذریعے سے کام کرنے کی اجازت دیں ۔

بہُت سے لوگوں کا یہ غلط نظریہ ہے کہ اگر اُن کے اچھے کام بُرے کاموں سے زیادہ ہوں گے تو وہ مَوت کے بعد بہشت میں چلے جائیں گے ۔ لیکن اچھّے کام بُرے کاموں کو منسوخ نہیں کر سکتے ۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص نئے سِرے سے پیدا نہ ہُوا ہو اس کا خُدا کی نظر میں کوئی بھی کام نیک نہیں ہوتا ۔ گنہگار گناہوں اور قصوُروں کی وجہ سے رُوحانی طور پر مُردہ ہوتا ہے ۔ ایک مُردہ آدمی سوا مُردہ کاموں کے اور کچھ نہیں کر سکتا ۔ جب کوئی آدمی عدالت میں کسی جرُم کی وجہ سے مُجرم ٹھہرایا جاتا ہے تو جرُم کے ارتکاب کے لئے اُسے جواب دہ ہونا پڑتا ہے ۔ خواہ اس نے ماضی میں کتنے ہی اچھّے کام کیوں نہ کئے ہوں ۔ اُسے کوئی توقع نہیں ہوتی کہ ماضی کے نیک اعمال کی بنا پر مُصنّف اُس کے جُرم کو مُعاف کر دے گا ۔ اگر آج سے آگے ہم میں سے ہر ایک کامل زندگی بسر کرنا شروع کر دے تو ہمیں پھر بھی سابقہ گناہوں کا جواب دہ ہونا پڑے گا ۔

کچھ لوگ روزی کمانے یا دولت جمع کرنے میں اتنے مصرُوف ہیں کہ وُہ

خیال کرتے ہیں کہ نجات حاصل کرنے کے لیے اُن کے پاس کوئی وقت نہیں۔ وہ کتنے نادان ہیں! ایک نہ ایک دن اُنہیں مرنا ہی ہے۔ کسی دولتمند کی زمین میں بڑی فصل ہوئی۔ پس وہ اپنے دل میں سوچ کر کہنے لگا کہ میں کیا کروں کیونکہ میرے ہاں جگہ نہیں، جہاں میں اپنی پیداوار بھر رکھوں۔ اس نے کہا میں یوں کروں گا کہ اپنی کوٹھیاں ڈھا کر ان سے بڑی بناؤں گا اور اُن میں اپنا سارا اناج اور مال بھر رکھوں گا اور اپنی جان سے کہوں گا اے جان! تیرے پاس بہت برسوں کے لئے بہت سامال جمع ہے چین کر، کھا پی، خوش رہ، مگر خدا نے اُس سے کہا اے نادان، اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے گی۔ پس جو کچھ تو نے تیار کیا ہے وہ کس کا ہوگا!" وہ شخص کتنا نادان ہے جو صرف اسی زندگی ہی کے خیال میں رہتا ہے۔

بہت سے آدمی نجات حاصل کرنے سے اس لئے قاصر رہ جاتے ہیں کیونکہ وہ نجات دہندے کی نسبت اپنے گناہ کو زیادہ پیار کرتے ہیں۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے کہ گناہ کی لذتیں عارضی ہیں۔ وہ گناہ کی حماقت کے بارے میں بھی بیان کرتی ہے۔ ذرا عقل سلیم سے غور کر کے اندازہ لگائیے کہ گناہ کیسی حماقت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تھوڑی دیر کے لیے ہم گناہ سے بچ جائیں لیکن ایک دن ضرور پکڑے جائیں گے اور سزا بھگتنی پڑے گی۔ ہو سکتا ہے کہ انسان کے ہاتھوں سزا نہ پائیں لیکن کسی نہ کسی دن خدا کو تو جواب دینا ہی پڑے گا۔

بہت سے لوگ اس دُنیا کی چیزوں کی وجہ سے مسیح کے پاس آنے

سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو کہ بذاتِ خود بُری نہیں ہوتیں لیکن اگر انہیں زندگی کا مقصد بنایا جائے تو بُری بن جاتی ہیں۔

بعض لوگوں کو غلط فہمی ہے کہ اگر وہ اِس دُنیا کی بہت سی دولت فراہم کرلیں گے تو انہیں تسکینِ قلب حاصل ہو جائے گا۔ لیکن یاد رکھئے کہ اِس دُنیا کی چیزیں انسانی دِل کی خواہشات کو کبھی پورا نہیں کر سکتیں۔ حضرت سلیمان بادشاہ جیسا دانا آدمی کبھی پیدا نہیں ہُوا۔ اُس نے اپنے دل کی ہر خواہش پوری کی لیکن اِس کے باوجود اس کا یہی تجربہ رہا کہ "سب بطلان اور ہَوا کی چران ہے۔"

بہت سے لوگ اِس وجہ سے مسیحی نہیں ہیں کہ وہ اس کی لاگت اور خرچ کا اندازہ لگاتے رہتے ہیں اور اِس کی قیمت ادا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ایک لحاظ سے ہمیں نجات کے لئے کچھ بھی ادا نہیں کرنا پڑتا۔ یہ خُدا کا مُفت تحفہ ہے۔ یہ ہمیں بلا دام اور بلا قیمت دیا جاتا ہے۔ تحفہ نہ ہی کمایا جاتا ہے اور نہ ہی اُس کی قیمت ادا کی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو تحفہ نہ رہے گا۔ دُوسرے اعتبار سے نجات کے لئے ہمیں اپنا سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔ اُن ممالک میں جہاں کہ مسیحی پہلے ہی اکثریت میں ہیں۔ عام طور پر نو مُرید کو کوئی خاص تشدّد کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن کئی ممالک میں مسیحی ہونے کی بہت زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ جب کوئی مسیحی ہو جاتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اُسے اپنے دوستوں، خاندان اور نوکری سے ہاتھ دھونے پڑیں۔ شاید وہ پیٹا جائے اور جیل میں ڈال دیا

جائے۔ ہوسکتا ہے کہ اُسے اپنی گواہی پر اپنے خون کی مُہر لگانی پڑے۔ مسیحی دَور کے شروع سے ہی مسیح کے سپرد ہونے کے لئے بعض لوگوں نے خوشی خوشی سے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ہزاروں لوگوں نے اپنی جسمانی زندگیاں بڑی خوشی سے قربان کر دی ہیں تاکہ اُنہیں ابدی زندگی حاصل ہو جائے۔ ماسوا یوحنا کے مسیح کے تمام شاگرد شہید ہوئے ہیں۔ ستفنس کو سنگسار کیا گیا متّی کو کوشش میں قتل کیا گیا، مرقس کو بازاروں میں گھسیٹا گیا حتیٰ کہ وہ جاں بحق ہو گیا۔ لوقا کو پھانسی دیا گیا، پطرس اور شمعون کو صلیب دیا گیا، اندریاس کو صلیب سے جکڑا گیا۔ یعقوب کا سر قلم کیا گیا۔ فلپس صلیب دیا گیا اور سنگسار کیا گیا۔ برتلمائی کی زندہ کھال کھینچی گئی۔ توما نیزوں سے چھیدا گیا، چھوٹے یعقوب کو ہیکل سے گرایا گیا اور اتنا پیٹا گیا کہ وہ مر گیا، یہوداہ کو تیروں سے چھلنی کر دیا گیا، متیاہ کو بھنڑاؤ کیا گیا اور وہ مر گیا اور پولُس رسُول کا سر قلم کیا گیا۔ رسُولی دَور کے ختم ہو جانے سے خون کے یہ دریا بہنے بند نہیں ہو گئے۔ ہر ایک زمانے میں لوگ اپنے ایمان کی خاطر بصد شوق مرتے رہے ہیں۔ آجکل بھی لوگ اپنے ایمان کی خاطر مر رہے ہیں۔ شہیدوں کا خون ہمیشہ کلیسیا کی بنیاد بنتا رہا ہے۔ جو لوگ نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے۔ جب اُنہوں نے مسیحیوں کو مرتے دیکھا تو اُن کے چہروں پر وہ سکون اور اطمینان دیکھا ہے جو اُن کو خود نصیب نہیں ہوتا۔ ایک مسیحی موت کو خوش آمدید کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ مرنا نفع ہے اُسے علم ہے کہ موت سے اُس کی روح صرف اُس کے کمزور اور حقیر بدن سے منتقل ہو کر فوراً خداوند

کے حضور چلی جاتی ہے۔

تمام سنجیدہ منش اِنسان مرنے کے بعد بہشت میں جانا چاہتے ہیں لیکن ہزاروں انسان جن کے فردوس میں جانے کے لئے بہت ارادے تھے۔ اب دوزخ کی آگ میں جل رہے ہیں کیونکہ خدا سے صُلح کرنے میں اُنہوں نے بہت زیادہ تاخیر کی۔ ہزاروں انسان انجانے اور غیر متوقع حادثات کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ جب ہم تندرست اور مضبوط ہوتے ہیں تو خیال کرتے ہیں کہ موت کی تیاری کے لیے ابھی کافی وقت ہے لیکن ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ موت کا وقت کب آ جائے۔ دُنیا کی تمام چیزوں میں سے موت سب سے زیادہ یقینی ہے اور زندگی نہایت غیر یقینی۔ یہی نہیں کہ ہمارے پیارے خداوند نے ہمیں بچانے کے لئے ہر طرح کا بندوبست کیا ہے بلکہ یہ بھی کہ اپنے رُوح، اپنے کلام اور اپنے وفادار خادموں کی معرفت بھی ہمیں ترغیب، دیتا ہے کہ اس سے قبل کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے ہم مسیح کے پاس آ جائیں۔ موجودہ وقت کو غنیمت جانیں۔ ہو سکتا ہے کہ کل موقع نہ ملے۔ خداوند فرماتا ہے" دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے دیکھو یہ نجات کا دن ہے۔" خدا ہمیں کہتا ہے کہ ہم کل پر بھروسہ نہ کریں کیونکہ ہمیں پتہ نہیں کہ کل کیا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری زندگی میں کل نہ ہی آئے۔ خداوند تعالےٰ ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ اگر بار بار سرزنش کے باوجود بھی ہم اپنے دِل کو سخت کریں گے تو ہم ناگہانی طور پر تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

آپ کی رُوح کی عافیت اِس فیصلے پر مبنی ہے جو کہ آپ اب کریں گے آپ کو اِس طرف یا اُس طرف کوئی نہ کوئی فیصلہ ضرور کرنا ہے۔ درمیانی جگہ کوئی نہیں ہے۔ یا تو آپ مسیح کو قبول کر لیں یا اُسے ردّ کر دیں اگر آپ ملتوی کرنے کا فیصلہ کر لیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ عارضی طور پر اُسے ردّ کر رہے ہیں۔ ابلیس جو کہ خود تباہ و برباد ہونے والا ہے، اسکی خواہش ہے کہ اُس کے ساتھ آپ بھی تباہ و برباد ہو جائیں لہٰذا وہ آپ کو پیچھے ہٹاتے رکھتا ہے۔ وہ آپ کا ذہن شکوک اور پریشانیوں سے بھر دیتا ہے۔ وہ آپ کو صلاح دیتا ہے کہ آپ اپنے فیصلے کو ملتوی رکھیں۔ وہ آپ کو یاد دلاتا ہے کہ اگر آپ نے مسیح کو قبول کر لیا تو دُوسرے لوگ کیا خیال کریں گے اور کیا کہیں گے۔ خداوند کا رُوح آپ کو محبت سے دعوت دے رہا ہے کہ آپ مسیح کے پاس آئیں۔ جو کچھ بھی خدا تعالیٰ آپکو بچانے کے لئے کر سکتا ہے، اس نے کیا ہے۔ خُداوند یسوع مسیح جو کہ عجیب اور کامل نجات دہندہ ہے آپ کے استقبال کے لئے بازو پھیلائے انتظار کر رہا ہے۔

ضروری ہے کہ آپ ایمان کے ساتھ مسیح کے پاس آئیں۔ میرا مشورہ ہے کہ آپ اس طرح کی سادہ سی دُعا کریں "اے سچے اور زندہ خُدا! مجھے معلوم ہے کہ میں گنہگار ہوں۔ میرا ایمان ہے کہ یسوع مسیح میرے گناہوں کی خاطر صلیب پر مُوا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ وہ میری راستبازی کی خاطر پھر زندہ ہوگیا۔ میں اسی وقت اُسے اپنا خُداوند اور نجات دہندہ قبول کرتا ہوں"۔ جب آپ

مسیح کے پاس اس طرح سے آئیں گے تو وہ آپ کو قبول کرے گا کیونکہ اُس نے وعدہ کیا ہے کہ" جو کوئی میرے پاس آتے گا اُسے میں ہرگز نکال نہ دوں گا"۔

بائبل مقدس فرماتی ہے کہ" جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی انہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں"۔

آپ سے درخواست ہے کہ انجیلِ مُقدّس کی ایک جلد حاصل کرکے اُس کا باقاعدہ مطالعہ کریں کیونکہ وہ الٰہی سچائی کا مکاشفہ ہے۔

انجیلِ مُقدّس اور دیگر مسیحی کُتب مندرجہ ذیل اداروں سے دستیاب ہوسکتی ہیں:۔

۱۔ مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶ فیروز پور روڈ لاہور نمبر ۴

۲۔ ریلجس بُک سُوسائٹی، انارکلی، لاہور

۳۔ بائبل ہاؤس، انارکلی، لاہور

مُفت　　　　مُفت

توریت انبیاء کے صحائف اور زبُور کی شہادت

کا مطالعہ بذریعہ خط وکتابت کیجئے۔ یہ کورس پچیس ۲۵ اسباق پر مشتمل ہے۔ کورس کے اختتام پر ایک خوبصورت سند دی جاتی ہے۔

آج ہی اسباق حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول

پوسٹ بکس نمبر ۱۱۷ فیصل آباد